05804

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ گاہک ہمارے دکان میں تربوز خریدنے آتے ہیں اور اس شرط پر خریدتے ہیں کہ اس کو کاٹ کر دکھائے کہ اس کا رنگ کیسا ہے؟ تو اس طرح بیع کے اندر شرط لگانا کیسا ہے؟ اور اس صورت میں اگر کوئی خرابی کی وجہ سے تربوز واپس کر دے تو نقصان کس پر آئیگا؟

المستفتی: محمد انس عفی عنہ
36 B بہاری کالونی، کورنگی
03401243300

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۶۸/۲۸
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ اگر تربوز کاٹنا بیع سے پہلے ہو اور جب رنگ پسند آجائے پھر بیع ہو تو یہ شرط خارج عقد ہے اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں، اور تربوز خراب نکلنے کی صورت میں قیمت کا ضمان بائع پر ہوگا، مشتری سے وصول نہیں کیا جاسکتا، نیز مذکورہ شرط لگائے بغیر بھی خریدنے کے بعد تربوز اندر سے خراب نکل آئے تو خریدار کو خیارِ عیب حاصل ہوگا جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے کیونکہ سائل عالم آدمی ہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٨٤)

(قوله ولا بيع بشرط) شروع في الفساد الواقع في العقد بسبب الشرط «لنهيه - صلى الله عليه وسلم - عن بيع وشرط» ، لكن ليس كل شرط يفسد البيع نهر. وأشار بقوله بشرط إلى أنه لا بد من كونه مقارنا للعقد؛ لأن الشرط الفاسد لو التحق بعد العقد، قيل يلتحق عند أبي حنيفة، وقيل: لا وهو الأصح كما في جامع الفصولين .... [تنبيه] في جامع الفصولين أيضا: لو شرطا شرطا فاسدا قبل العقد ثم عقدا لم يبطل العقد.............واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

٨/جمادی الثانیہ/١٤٣٨ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
١٤٣٨/٦/٨ھ

الجواب صحیح
١٤٣٨/٦/٩ھ

الجواب صحیح
١٤٣٨/٦/٩ھ

الجواب صحیح
١٤٣٨/٦/٩ھ

الجواب صحیح
١٤٣٨/٦/٩ھ

مفتی

دارالافتاء